

دُکھ درد کے ماروں کو صبر کی رغبت دلانے اور
ان کی ڈھارس بندھانے والا ایک مُنقر و بیان



یہ وقت بھی گزر جائے گا

پیش کش: مرکزی مجلسِ شوریٰ
(دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ
اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

یہ وقت بھی گزر جائے گا (۱)

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ”بے شک تمہارے نام مع شناخت مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں لہذا مجھ پر اُحْسَن (یعنی خوبصورت الفاظ میں) دُرودِ پاک پڑھا کرو۔“ (۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حکمت بھری تحریر

منقول ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہا: مجھے کوئی ایسی تحریر دو کہ جب میں اسے غم کی حالت میں دیکھوں تو مجھے خوشی ہو اور خوشی کی کیفیت میں دیکھوں تو غم طاری ہو جائے۔ تو اس عقل مند وزیر نے بادشاہ کو ایک تحریر دی جس میں لکھا تھا: ”یہ وقت بھی گزر جائے گا“ یہ تحریر ہر وقت بادشاہ کے پاس موجود رہتی، وہ

۱... مبلغ دعوتِ اسلامی و نگرانِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حضرت مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری مُدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی نے یہ بیان ۳ صفر المظفر ۱۴۳۱ ہجری بمطابق ۱۹ جنوری ۲۰۱۰ عیسوی بروز منگل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں فرمایا۔ ضروری ترمیم و اضافے کے بعد ۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ ہجری بمطابق ۲۴ مارچ ۲۰۱۴ عیسوی کو تحریری صورت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ (شعبہ رسائل دعوتِ اسلامی مجلس المدینۃ العلمیۃ)

۲... مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ علی النبی، ۱۴۰/۲، حدیث: ۳۱۱۶

جب خوشی میں اسے دیکھتا تو یہ سوچ کر غم زدہ ہو جاتا کہ یہ خوشیوں کے دن عنقریب ختم ہو جائیں گے۔ اسی طرح جب غم کی کیفیت میں اس تحریر کو پڑھتا تو یہ سوچ کر اس کا غم غلط ہو جاتا کہ عنقریب یہ غم کے بادل چھٹ جائیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ دنیا آزمائشوں کا گھر ہے اس میں جہاں بیشمار راحت سامانیاں ہیں وہاں رنج و غم کے پہاڑ بھی ہیں، آسانیوں کے ساتھ ساتھ مشکل ترین گھاٹیاں بھی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے انسانیت وجود میں آئی ہے اس وقت سے آج تک عام مومنین بلکہ انبیاء و مرسلین کو بھی راحتیں اور مُسرّتیں ملنے کے ساتھ ساتھ طرح طرح کی آزمائشیں اور مُصیبتیں پہنچتی رہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقَرَّب بندوں کو آسانیوں کے بجائے مشکلات کا زیادہ سامنا کرنا پڑا مگر وہ نُفوسِ قدسیہ حریف شکایت زبان پر لانے کے بجائے ہمیشہ خندہ پیشانی کے ساتھ مصائب و آلام برداشت کرتے رہے۔ لہذا ہمیں بھی ان بُزرگ ہستیوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والی نعمتوں پر شکر اور مُصیبتوں پر صبر کرنا چاہیے مگر افسوس! ہم آسانیوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد کو بھلاتے اور مشکلوں میں صبر کے بجائے واویلہ مچاتے ہیں۔ بیان کردہ حکایت میں ہمارے لئے نصیحت ہی نصیحت ہے کیونکہ اگر ہم بھی اپنے ذہن کے کسی گوشے میں یہ بات راسخ کرنے میں کامیاب ہو جائیں کہ ”یہ وقت بھی گزر جائے گا“ تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عقلمند وزیر کی یہ تحریر جہاں ہمیں خوشی کے مواقع پر خلافِ شرع انداز میں خوشیاں منانے یا حصولِ نعمت پر بے جا اتارنے اور غرور و تکبر میں مُبتلا ہونے سے بچانے میں مُعاوِن ہوگی وہیں مختلف بیماریوں،

پریشانیوں، تکلیفوں اور مشکل ترین حالات میں صبر کرنا بھی ہمارے لئے آسان ہو جائے گا اور ساتھ ہی ساتھ ڈھیروں اجر و ثواب کا خزانہ بھی ہاتھ آئے گا۔ چنانچہ،

ایمان کا لباس

حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! جو آدمی تیری رضا کے حصول کے لیے مصیبتوں پر صبر کرتا ہے اس پریشان اور غمگین آدمی کا بدلہ کیا ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: میں اسے ایمان کا لباس پہناؤں گا اور کبھی بھی نہیں اتاروں گا۔^(۱)

قرآن مجید فرقانِ حمید میں جا بجا صبر کے فضائل بیان کئے گئے ہیں آئیے صبر کی عادت اپنانے کے لئے 5 فرامینِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ ملاحظہ کیجئے۔

وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۹۱﴾
ترجمہ کنز الایمان: اور ضرور ہم صبر کرنے والوں کو ان کا وہ صلہ دیں گے جو ان کے سب سے اچھے کام کے قابل ہو۔ (پ ۱۴، النحل: ۹۱)

وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ ﴿۹۲﴾
ترجمہ کنز الایمان: اور صبر والے اللہ کو محبوب ہیں۔ (پ ۴، آل عمران: ۱۴۲)

وَأَصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿۹۳﴾
ترجمہ کنز الایمان: اور صبر کرو بیشک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے۔ (پ ۱۰، الانفال: ۹۳)

۱... احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، بیان مظانِ الحاجة الى الصبر... الخ، ۴/۹۰

أُولَٰئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ تَرْجَمَةُ كُنُزِ الْإِيمَانِ: ان کو ان کا اجر دو بلا
بِصَّابِرٍ ۝ (پ ۲۰، القصص: ۵۴) دیا جائے گا بدلہ ان کے صبر کا۔

إِنَّا يُؤْتَىٰ الصَّابِرُونَ أَجْرُهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (پ ۲۳، الزمر: ۱۰) تَرْجَمَةُ كُنُزِ الْإِيمَانِ: صابروں ہی کو ان کا
ثواب بھر پور دیا جائے گا بے گنتی۔

صَدْرُ الْإِفَاضِل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ
الْہَادِی اس آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ
نے فرمایا کہ ہر نیکی کرنے والے کی نیکیوں کا وزن کیا جائے گا سوائے صبر کرنے والوں
کے کہ انہیں بے اندازہ اور بے حساب دیا جائے گا۔ اور یہ بھی مروی ہے کہ اصحابِ
مصیبت و بلا حاضر کئے جائیں گے نہ ان کے لئے میزان قائم کی جائے، نہ ان کے لئے
دفتر کھولے جائیں ان پر اجر و ثواب کی بے حساب بارش ہوگی یہاں تک کہ دنیا میں
عافیت کی زندگی بسر کرنے والے انہیں دیکھ کر آرزو کریں گے کہ کاش وہ اہل
مصیبت میں سے ہوتے اور ان کے جسم قینچیوں سے کاٹے گئے ہوتے کہ آج یہ صبر
کا اجر پاتے۔

مصائب میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حکمتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَبُّ الْاَنَامِ عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام میں ہزار ہا حکمتیں
پوشیدہ ہوتی ہیں جو ہماری عقل میں نہیں آتیں، کبھی کبھار تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مصیبتیں نازل
فرما کر اپنے بندوں کو آزماتا بھی ہے اور جب وہ صبر کرتے ہیں تو ان کے گناہوں کو

مٹاتا اور درجات کو بلند فرماتا ہے۔ لہذا ہم پر جو بھی مصیبتیں آتی ہیں ہمارے ہی بھلے اور بہتری کے لئے آتی ہیں گرچہ ہمیں اس کی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ چنانچہ،
حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ عزوجل جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے مصیبت میں مبتلا فرمادیتا ہے۔“ (۱)

حضرت سیدنا صہیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک، صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”مومن کے معاملے پر تعجب ہے کہ اس کا سارا معاملہ بھلائی پر مشتمل ہے اور یہ صرف اسی مومن کے لئے ہے جسے خوشحالی حاصل ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے کیونکہ اسکے حق میں یہی بہتر ہے اور اگر تنگدستی پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔“ (۲)

مصائب ترقی درجات کا ذریعہ ہیں

محبوب رب العزت، محسن انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب بندے کا اللہ عزوجل کے ہاں کوئی مرتبہ مقرر ہو اور وہ اس مرتبے تک کسی عمل سے نہ پہنچ سکے تو اللہ عزوجل اسے جسم، مال یا اولاد کی آزمائش میں مبتلا فرماتا ہے پھر اُسے ان تکالیف پر صبر کی توفیق عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ عزوجل

1... بخاری، کتاب المرضی، باب ما جاء كفارة المرض، ۴/۴، حدیث: ۵۶۳۵

2... مسلم، کتاب الزهد والرقائق، باب المؤمن امره كله خير، ص ۱۵۹۸، حدیث: ۲۹۹۹

کے ہاں اپنے مقرر درجے تک پہنچ جاتا ہے۔^(۱)

مصیبتوں سے گناہ جھڑتے ہیں

دو جہاں کے تاجور، سلطان، بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: مومن اور مومنہ کو اپنی جان، اولاد اور مال کے ذریعے آزمایا جاتا رہے گا یہاں تک کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے ذمے کوئی گناہ نہ ہوگا۔^(۲)

نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جس کسی مسلمان کو کوئی کاناچھپا یا اس سے بھی معمولی مصیبت پہنچے تو اس کے لئے ایک درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور اس کا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔“^(۳)

مفسرِ شہیر، حکیمِ اُمت، حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی اپنی دلپذیر تقریر میں فرماتے ہیں: حضرت سیدنا یزید بسطامی قُدِّسَ سِتْرُہُ السَّمٰوٰی کسی جگہ سے گزر رہے تھے، ملاحظہ فرمایا ایک بچہ کچھڑ میں گر گیا ہے اور اس کے کپڑے و جسم کچھڑ میں لتھڑ گئے ہیں۔ لوگ دیکھتے ہوئے گزر جاتے ہیں لیکن کوئی بھی اس کی پروا نہیں کرتا۔ کہیں دور سے ماں نے دیکھا، دوڑتی ہوئی آئی دو تھپڑ بچے کے لگائے، کپڑے اتار کر دھوئے، اسے غسل دیا۔ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کویہ دیکھ کر وجد آگیا اور فرمایا: یہی حال ہمارا اور رحمتِ الہی (عَزَّوَجَلَّ) کا ہے۔ ہم گناہوں کی دلدل میں لتھڑ جاتے ہیں،

۱... ابوداؤد، کتاب الجنائز، باب الامراض المكفرة... الخ، ۳/۲۴۶، حدیث: ۳۰۹۰

۲... ترمذی، کتاب الزہد، باب ما جاء فی الصبر علی البلاء، ۱۷۹/۴، حدیث: ۲۴۰۷

۳... مسلم، کتاب البر والصلة، باب ثواب المؤمن فیما... الخ، ص ۱۳۹۱، حدیث: ۲۵۷۲

کسی کو کیا پرواہ! مگر رحمتِ الہی (عَزَّوَجَلَّ) کا دریا جوش میں آتا ہے، ہم کو مصیبتوں کے ذریعے دُرست کیا جاتا ہے اور توبہ و عبادات کے پانی سے غسل دے کر صاف فرماتا ہے۔ مُفَسِّرِ شَہِیْر، حَکِیْمُ الْأُمَمَتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْخَلْقَانِ یہ حکایت نقل کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں: جب مہربان ماں کچھ سزا دے کر تنبیہ کر سکتی ہے تو خالق و مالک اس سے کہیں زیادہ مہربان ہے بعض اوقات سزا دے کر اصلاح فرماتا ہے۔^(۱)

لہذا مصائب و آلام پر شکوے شکایات کرنے، ہر وقت لوگوں کے سامنے اپنی پریشانیوں کا رونا رونے اور اپنی زبان سے کفریات بکنے کے بجائے ان آزمائشوں اور تکلیفوں کا سامنا کرتے ہوئے صبر و تحمل سے کام لینا چاہئے۔ یاد رکھئے! جس طرح گردشِ ایام سے خوشیوں کے رنگ پھیکے پڑ جاتے ہیں اسی طرح وقت کا مرہم گہرے سے گہرا زخم بھی بھر دیتا ہے اور وقت کی رفتار ہر غم کو پیچھے چھوڑ دیتی ہے۔ بس مصیبت کے ماروں کو وقت گزرنے کا انتظار کرنا چاہئے آج غم کے بادل چھائے ہوئے ہیں تو کل اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خوشیوں کی بارش بھی ہوگی، آج مشکلات نے گھیرا ہے تو کل اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آسانیوں کا ڈیرا بھی ہوگا، جیسے خوشیوں کا وقت آکر گزر گیا ایسے ہی یہ وقت بھی گزر جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے۔

إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝۱ تَرْجِمَةُ كُنْزِ الْإِبْرَان: بے شک و شواری کے

(پ ۳۰، الانشراح: ۶) ساتھ آسانی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض اوقات ان مصائب و آلام کے پیچھے ہماری

۱... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۲۸

بد اعمالیاں بھی کار فرما ہوتی ہیں۔ چنانچہ،

مصیبتوں کا سبب ہمارے کرتوت ہیں

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: میں تم کو اللہ عزوجل کی کتاب میں سب سے افضل آیت کی خبر دیتا ہوں جو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بتائی ہے:

وَمَا آصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا تَرْجَمُهُ كُنُزُ الْإِيمَانِ: اور تمہیں جو مصیبت گسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر (پ ۲۵، الشوری: ۳۰) نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرماتا دیتا ہے۔

(حضور اکرم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے سامنے یہ آیت تلاوت کرنے کے بعد ارشاد فرمایا) اے علی! میں اس کی تفسیر بیان کرتا ہوں، تمہیں دنیا میں جو بیماری، سزایا کوئی بلا پہنچتی ہے وہ اس سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا، تو اللہ عزوجل اس سے بہت زیادہ کریم ہے کہ آخرت میں دوبارہ سزا دے۔ اور اللہ عزوجل نے جب دنیا میں تم سے گناہ معاف فرمادیئے تو وہ اس سے بہت زیادہ حلیم ہے کہ معاف کرنے کے بعد سزا دے۔^(۱)

جو کچھ ہیں وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت
شکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے

۱۰۰۱ مسند امام احمد، مسند علی بن ابی طالب، ۱/۱۸۵، حدیث: ۶۳۹

آخرت کی مصیبت برداشت نہ ہو سکے گی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیث پاک سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ اگر ہم پر کبھی کوئی مصیبت آجائے تو بے صبری کا مظاہرہ کرنے کے بجائے ہم میں سے ہر ایک کو یہ ذہن بنانا چاہئے کہ شاید میری برائیوں کی سزا آخرت کے بجائے دنیا ہی میں دے دی گئی ہے۔ اس طرح امید ہے کہ صبر آسان ہو جائے گا۔ خدا کی قسم! مرنے کے بعد ملنے والی سزا کے مقابلے میں دنیا کی سزا انتہائی آسان ہے، دنیا کی مصیبت آدمی برداشت کر ہی لیتا ہے مگر آخرت کی مصیبت برداشت کرنا ناممکن ہے۔ لہذا جب بھی کوئی آفت آپڑے خواہ طویل عرصے تک بے روزگاری یا بیماری دور نہ ہو یا مسائل حل نہ ہوں تو ہمت نہ ہاریئے اور ہر موقع پر صبر، صبر اور صبر سے کام لیجئے۔

کربلا والوں سے بڑھ کر مصیبت زدہ کون؟

یاد رکھئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ تکالیف و مصائب نازل فرما کر اپنے محبوبانِ بارگاہ کی آزمائش فرماتا اور ان کے مقام و مرتبہ کو بلند فرماتا ہے لہذا پریشان حال کو چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہے اور نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پر اعتراضات اور شکوے شکایات کرنے کے بجائے بُزُرگانِ دین رَحْمَتُ اللہِ اَلْمُبِین اور بالخصوص کربلا کے خونی منظر کو تصور میں لائے اور شہیدان و اسیرانِ کربلا رَضَوْنَ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِین پر جو مصیبتیں آئیں انہیں یاد کر کے یہ ذہن بنانے کی کوشش کرے

کہ میری یہ چھوٹی سی مصیبت تو ان پر آنے والی بڑی بڑی مصیبتوں کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں، مگر پھر بھی ان مبارک ہستیوں نے دین کے استحکام اور رضائے ربُّ الانام کی خاطر ان مصائب و آلام کو برداشت کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں انعام و اکرام سے نوازا اور آخرت میں بلند و بالا مقام پر فائز فرمادیا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں بے صبری کی وجہ سے آخرت کی ان ابدی سعادتوں سے محروم ہو جاؤں۔ اسی طرح حضراتِ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ پر جو مصیبتیں آئیں ان کو یاد کیجئے، خصوصاً حضرت سَیِّدُنَا اَیُّوبُ عَلَیْہِ السَّلَام کے مصائب و آلام اور آپ کا صبر تو بہت مشہور ہے، حتیٰ کہ دعائیں دی جاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ”صبرِ ایوب“ عطا فرمائے۔ آئیے ہم بھی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ذکر سے برکت حاصل کرنے کی نیت سے صبر سے مُتَعَلِّق چند واقعات سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ،

حضرت اَیُّوبُ عَلَیْہِ السَّلَام کا صبر

حضرت سَیِّدُنَا اَیُّوبُ عَلَیْہِ السَّلَام حضرت سَیِّدُنَا سُلَیْمَانُ عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد میں سے ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن صورت، کثرتِ اولاد و اموال وغیرہ ہر طرح کی نعمتیں عطا فرمائیں، اس کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو آزمائش میں ڈالا اور آپ کی ساری اولاد مکان کے گرنے سے دب کر ہلاک ہو گئی، تمام جانور جس میں ہزار ہا اونٹ اور بکریاں تھیں سب مر گئے، سارے کھیت اور باغات برباد ہو گئے، کچھ بھی باقی نہ رہا اور جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو ان چیزوں کے ہلاک ہونے اور ضائع ہونے کی خبر دی جاتی تو آپ

عَلَيْهِ السَّلَامِ حمرا الہی بجالاتے اور فرماتے: میرا کیا ہے جس کا تھا اس نے لیاجب تک مجھے دیا اور میرے پاس رکھا اس کا شکر ہی ادا نہیں ہو سکتا، میں اس کی مرضی پر راضی ہوں۔ اس کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَامِ بیمار ہوئے آپ کی بی بی صاحبہ آپ کی خدمت کرتی رہیں اور یہ حالت ساہا سال رہی پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَامِ صحتیاب ہو گئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پہلے والی تمام نعمتیں بلکہ اس سے بھی زیادہ آپ کو دوبارہ عطا فرمادیں۔^(۱)

حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا صبر

حضرت سیدنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے بھائیوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو اندھے کنویں میں ڈال دیا تو ایک تجارتی قافلے نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو اس کنویں سے نکالا اور مصر لے جا کر بطور غلام فروخت کر دیا، وہاں آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر طرح طرح کی آزمائشیں آئیں نیز آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی بے گناہی کا یقین ہو چکنے کے باوجود آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو جیل کی کوٹھری میں قید کر دیا گیا جہاں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو کئی سالوں تک قید و بند کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ اس قدر پریشانیوں کے باوجود آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے صبر کا دامن نہ چھوڑا اور نہایت ہی صبر و شکر کے ساتھ یہ تکالیف برداشت کرتے رہے بلکہ بارگاہِ الہی میں عرض گزار ہوئے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ قید خانے کی کوٹھری مجھ کو اس مصیبت سے زیادہ محبوب ہے جس کی طرف دُلینا مجھے بلارہی تھی۔ بالآخر وہ وقت بھی آیا کہ جس ملک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس نبی کو بطور غلام فروخت کیا گیا تھا اس ملک کے

۱... خزائن العرفان، پ ۷۱، الانبیاء، تحت الآیہ ۸۳، عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۱۷۸، ملخصاً

خزانوں کے انتظامی معاملات اور ملک کے نظام کا پورا شعبہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے سپرد کر دیا گیا اور یوں مصر کی حکمرانی کا اقتدار آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو حاصل ہو گیا۔^(۱)

حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کا صبر

حضرت سَیِّدُنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹے حضرت سَیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی جدائی میں اس قدر گریہ و زاری فرمائی کہ روتے روتے شدتِ غم سے نڈھال ہو گئے اور آپ کی آنکھوں کی روشنی جاتی رہی لیکن آپ عَلَیْہِ السَّلَام اس حالت میں بھی صابر و شاکر رہے اور درد بھری آواز میں فرمایا صبر کرنا ہی اچھا ہے آخر کار حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا پیراہن (یعنی کرتا مبارک) آپ کی آنکھوں پر ڈالا گیا جس سے آپ کی آنکھوں کی روشنی بحال ہو گئی۔^(۲)

سردارِ انبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا صبر

مکہ والوں کے عناد اور سرکشی کے پیشِ نظر جب حضور رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان لوگوں کے ایمان لانے کے آثار دکھائی نہ دیئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تبلیغِ اسلام کے لئے مکہ کے قُرب و جوار کی بستیوں کا رخ کیا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے طائف کا بھی سفر فرمایا، اس سفر میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غلام حضرت سَیِّدُنا زید بن حارثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی

... ۱. عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۱۳۳ تا ۱۳۷، ملخصاً

... ۲. عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۱۳۹، ملخصاً

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ تھے۔ طائف میں بڑے بڑے امراء اور مالدار لوگ رہتے تھے۔ ان رئیسوں میں عمرو کا خاندان تمام قبائل کا سردار شمار کیا جاتا تھا۔ یہ لوگ تین بھائی تھے۔ عبد یلکیل، مسعود، اور حبیب۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان تینوں کے پاس تشریف لے گئے اور اسلام کی دعوت دی۔ ان تینوں نے اسلام قبول نہیں کیا بلکہ انتہائی بیہودہ اور گستاخانہ جواب دیے۔ ان بد نصیبوں نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ طائف کے شریر غمخواروں کو ابھار دیا کہ یہ لوگ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ برا سلوک کریں۔ چنانچہ لُچوں لنگوں کا یہ شریر گروہ ہر طرف سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پڑ گیا، یہ شرارتوں کے مجسمے آپ پر پتھر برسانے لگے یہاں تک کہ آپ کے مقدس پاؤں زخموں سے لہو لہان ہو گئے۔^(۱)

اور آپ کے موزے اور نعلین مبارک خون سے بھر گئے۔ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زخموں سے بے تاب ہو کر بیٹھ جاتے تو یہ ظالم انتہائی بے دردی کے ساتھ آپ کا بازو پکڑ کر اٹھاتے اور جب آپ چلنے لگتے تو پھر آپ پر پتھروں کی بارش کرتے اور ساتھ ساتھ طعنہ زنی کرتے، گالیاں دیتے، تالیاں بجاتے اور ہنسی اڑاتے۔

حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دوڑ دوڑ کر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر آنے والے پتھروں کو اپنے بدن پر لیتے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بچاتے تھے یہاں تک کہ وہ بھی خون میں نہا گئے اور زخموں سے نڈھال ہو گئے۔^(۲)

۱... شرح الزرقانی علی المواہب، وفاتہ حدیجۃ و ابنی طالب، ۵۰/۲، ملخصاً

۲... مواہب اللدنیۃ، ہجرتہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ۱/۱۳۶

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرمایا: مَا أُذِیَ أَحَدٌ مِّثْلَ مَا أُذِیْتُ فِی اللہِ، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جتنا میں ستایا گیا ہوں اتنا کوئی نہیں ستایا گیا۔^(۱) جب کفار کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف حد سے بڑھ جاتیں تو رب تعالیٰ اپنے محبوب صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دلجوئی اور تسکینِ خاطر کے لئے آیتیں نازل فرماتا جس میں گزشتہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پر آنے والی مصیبتوں اور پریشانیوں اور ان کے ساتھ بدسلوکی کرنے والوں کی ہلاکت خیزیوں کا تذکرہ ہوتا جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ كَذَّبْتَ رَسُولٌ مِّنْ قَبْلِكَ
فَصَبِرْ وَاَعْلٰی مَا كَذَّبُوْا وَاُوْذُوْا
حَتّٰی اَتٰہُمْ نَصْرُنَا
ترجمہ کنز الایمان: اور تم سے پہلے رسول جھٹلائے گئے تو انہوں نے صبر کیا اس جھٹلانے اور ایذاؤں پہنچانے پر یہاں تک کہ انہیں ہماری مدد آئی۔ (پ ۷، الانعام: ۳۴)

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے۔

وَلَقَدْ اَسْتَهْزِیْ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِیْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَا كَانُوْا بِهِ یَسْتَهْزِءُوْنَ
ترجمہ کنز الایمان: اور ضرور اے محبوب تم سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی ٹھٹھا کیا گیا تو وہ جو ان سے ہنستے تھے ان کی ہنسی انہیں کو لے بیٹھی۔ (پ ۷، الانعام: ۱۰)

صَدْرُ الْاَفَاضِل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ
 اِنْہَادِی اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اس میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
 وَسَلَّم کی تسلی و تسکینِ خاطر ہے کہ آپ رنجیدہ و ملول نہ ہوں، گُفَّار کا پہلے انبیاء (عَلِیْہِمْ
 السَّلَام) کے ساتھ بھی یہی دستور رہا ہے اور اس کا وبال ان گُفَّار کو اٹھانا پڑا ہے نیز مشرکین
 کو تنبیہ ہے کہ پچھلی اُمتوں کے حال سے عبرت حاصل کریں اور انبیاء (عَلِیْہِمْ السَّلَام)
 کے ساتھ طریقِ ادب ملحوظ رکھیں تاکہ پہلوں کی طرح مُبتلائے عذاب نہ ہوں۔

صبر کے مواقع

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انبیائے کرام عَلَیْہِمْ السَّلَام اور سید الانبیاء صَلَّی اللہُ
 تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان اُنُفُوسِ قُدسیہ نے شجرِ اسلام
 کی آبیاری اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین کی سر بلندی کی خاطر اپنے اہل و عیال، جائیداد و مال،
 بھوک پیاس حتیٰ کہ اپنی جان تک قربان کر دی، مگر اس قدر مصائب و آلام کے باوجود
 کبھی اپنی زبان پر حرفِ شکایت نہ لائے اور ہر حال میں صبر و اطمینان کا دامن تھامے
 رکھا۔ ہمیں بھی ان کی حیاتِ مبارکہ سے سبق حاصل کرتے ہوئے صبر و شکر کے
 ساتھ زندگی بسر کرنی چاہئے۔ آج کل ہم ذرا اسی باتوں پر سیخ پا ہو جاتے ہیں حالانکہ
 اُن پر جلنے اور گرڑھنے کے بجائے قدم قدم پر صبر کر کے باسانی اجر و ثواب حاصل
 کر سکتے ہیں۔ مثلاً: راستے میں پڑے ہوئے کیلے کے چھلکے پر پاؤں پھسل گیا یا ٹھوکر
 لگ گئی تو شکوہ کرنے اور دوسروں کو کوسنے کے بجائے اگر صبر کریں تو اجر ملے گا۔

ظاہر ہے اول فُل بکنے سے نہ تو چوٹ صحیح ہوگی نہ ہی ثواب ملے گا بلکہ نقصان ہی نقصان ہو گا۔ راہ چلتے کسی کا دھکا لگ گیا، بجائے اُس سے اُلجھنے کے صبر کر لیا جائے، کسی گاڑی سے ٹکرا گئے، گاڑی چلانے والے نے کوئی بات اُلٹی سیدھی کہہ دی، ہم کہیں جارہے تھے کہ سڑک پر ”ٹریفک جام“ ہو گیا، سخت گرمی بھی ہے، ہارن کی آوازوں سے کان پھٹے جارہے ہیں ایسے وقت لوگ بہت بڑبڑاتے اور گالیاں بکتے ہیں، حالانکہ ایسا کرنے سے ٹریفک بحال نہیں ہو جاتا کاش! ذرا خاموش رہتے تو صبر کرنے کا ثواب تو مل جاتا۔ کسی نے آواز کس دی، کنکر مار دیا، طعنہ کشی کی، گھر میں بھائی بہنوں نے مذاق اڑایا، پڑوسی نے حسن سلوک نہیں کیا یا کوئی زیادتی کی، مسجد میں جوتے چوری ہو گئے، جیب کٹ گئی، کسی نے اوپر سے کُڑا ڈال دیا، کسی نے بات کاٹ دی، آپ نے سنتوں پر بیان کیا تو کسی نے بے جا تنقید کر دی یا آواز و انداز کی ہنسی اڑائی، کسی کے یہاں مہمان ہوئے اور اُس نے چائے پانی کا نہیں پوچھا، سنت کے مطابق کھاپی رہے تھے تو کسی نے طنز کر دیا، کبھی گھر میں بجلی چلی گئی، پانی بند ہو گیا، مالک مکان یا کرایہ دار نے ظلم کیا، بس وغیرہ میں بھیر کے سبب کسی نے آپ کے پاؤں پر اپنا پاؤں رکھ دیا، کوئی سگریٹ پی رہا ہے یا کسی قسم کی بدبو سے جب بھی تکلیف پہنچی، اپنی گاڑی وغیرہ میں کوئی نقصان ہو گیا، کوئی پُرزہ ٹوٹ گیا، پنکچر ہو گیا، راستے میں کیچڑ کی وجہ سے پریشان ہو گئے، کھانے وغیرہ میں نمک مرچ کم و بیش ہو گیا، کوئی کڑوی چیز منہ میں آگئی جیسے بادام کی گری وغیرہ، کھانا گرم نہیں تھا اور طبیعت گرم کھانا چاہتی تھی،

ٹھنڈے پانی کی خواہش تھی مگر سادہ پانی ملا، چائے پاپان وغیرہ کی خواہش تھی مگر میسر نہیں آیا جس سے طبیعت میں کچھ پریشانی ہوئی، کسی نے گالی دے دی یا کوئی ایسی بات کہہ دی جو ناگوار گزری، خرید و فروخت کے مواقع پر ناگوار معاملہ پیش آگیا، کاروبار کم ہوا، کسی نے دھوکا دے دیا، سیٹھ بد مزاج ہے یا نوکر بد اخلاق ہے، کسی نے تھوک پھینکا اور آپکے اوپر آپڑا، کسی وجہ سے پاؤں پھسل گیا یا گر گئے تو لوگ ہنسے یا خود چوٹ کھائی، کسی نے غلط فہمی میں کچھ تلخ باتیں سنا دیں، وغیرہ وغیرہ۔ اس قسم کے معاملات عموماً روزِ مرہ پیش آتے رہتے ہیں، ایسے مواقع پر صبر کر لیجئے اور آجر کمائیے، ان مواقع پر عموماً بے صبرے لوگ بڑبڑاتے، گالیاں تک بکتے سُنے جاتے ہیں، اب جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ بے جا بے صبری کا مظاہرہ کرنے سے تکلیف یا پریشانی تو دور نہیں ہوتی، پھر صبر کر کے آجر کا خزانہ کیوں نہ حاصل کیا جائے۔

صبر ابتدائے صدمہ پر ہے

یاد رہے کہ کامل صبر اُسی حالت میں کہلائے گا جب آپ صدمہ پہنچتے ہی اسے صَبَط کرنے کی کوشش کریں، بعض لوگ اپنے دل کی ساری بھڑاس نکالنے کے بعد کہتے ہیں ”میں نے صبر کیا“ حالانکہ جَزَع و فَرَزَع کے بعد کیا جانے والا صبر وہ نہیں کہ جس پر اجر و ثواب کی امید کی جاسکے۔ چنانچہ،

حضرت سیدنا انس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ

وآلہٖ وَسَلَّم ایک عورت کے قریب سے گزرے جو ایک قبر کے پاس رو رہی تھی، آپ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: خدا سے ڈر اور صبر کر۔ (وہ آپ کو نہ پہچان سکی اور) کہا: آپ تشریف لے جائیں اور مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں آپ کو کیا معلوم کہ مجھے کیا مصیبت پہنچی ہے۔ جب اسے بتایا گیا کہ وہ تو نبی صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں تو وہ درِ اقدس پر حاضر ہوئی۔ دربانوں کو نہ پا کر اس نے (معذرت خواہانہ انداز میں) عرض کی: میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا (اب میں صبر کرتی ہوں)۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”صبر تو صدمہ کی ابتدا کے وقت ہوتا ہے۔“ (۱)

مطلب یہ ہے کہ حقیقی صبر وہی ہوتا ہے جو صدمے کے آغاز میں کیا جائے ورنہ مصیبت کا وقت گزر جانے کے بعد سکون آجانا صبر نہیں بلکہ غم کو بھول جانا ہے۔ جبکہ مصیبت کی ابتدا میں دل کو اچانک ایسا دھچکا لگتا ہے کہ اس وقت پُر سکون رہنا اور تقدیر پر راضی رہنا حقیقی صبر ہی کے ذریعے ممکن ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اجر مصیبت پر نہیں ملتا کیونکہ وہ انسان کی اختیار کردہ نہیں ہوتی البتہ اجر و ثواب اچھی نیت اور مصیبت پر صبر جمیل کی بدولت ملتا ہے۔ (۲)

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے حضرت سیدنا اشعث رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: اگر تم صبر کرنا چاہو تو ایمان اور اجر کی امید پر صبر کر لو ورنہ جانوروں کی طرح صبر آہی جائے گا۔ (۳)

۱... بخاری، کتاب الجنائز، باب زیارة القیور، ۱/۳۳۳، حدیث: ۱۲۸۳

۲... عمدۃ القاری، کتاب الجنائز، باب زیارة القیور، ۶/۹۳، تحت الحدیث: ۱۲۸۳، ملخصاً

۳... کتاب الکبائر، فصل فی التعزیة، ص ۲۱۹

صبر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے ہے

یہ بھی یاد رہے کہ صبر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توفیق سے ہی ملتا ہے لہذا کوئی شخص اپنے صبر و ضبط کو ہر گز ہر گز اپنا کمال نہ سمجھے بلکہ اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سمجھ کر اُس پر شکرِ الہی ادا کرے کہ اُس نے میری بہتری کے لئے مجھ پر آزمائش ڈالی اور پھر صبر کی توفیق بھی بخشی۔ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے کہ ایوب عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام کتنے عرصہ تک بلا (یعنی مصیبت) میں مبتلا رہے اور صبر بھی کیسا جمیل فرمایا! جب اس سے نجات ملی عرض کیا: ”الہی (عَزَّوَجَلَّ)! میں نے کیسا صبر کیا؟ ارشاد ہوا: ”اور توفیق کس گھر سے لایا۔“ ایوب عَلَیْہِ الصَّلَام نے اپنے سر پر خاک اڑائی عرض کیا: بے شک اگر تو توفیق نہ عطا فرماتا تو میں صبر کہاں سے کرتا!۔^(۱)

نافرمانوں کی خوشحالی میں حکمت

بعض اوقات مسلمان اپنی خستہ حالی اور کافروں کی پُر تعیش (عیش و عشرت سے بھرپور) زندگی دیکھ کر وسوسوں کا شکار ہو جاتا ہے اور اس کے ذہن میں طرح طرح کے سوالات پیدا ہوتے ہیں حالانکہ اس میں بھی اللہ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ جَلَّ جَلَالُہ کی بہت بڑی حکمت پوشیدہ ہے۔ چنانچہ،

حضرت سَیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ ایک نبی عَلَیْہِ الصَّلَام نے اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں عرض کی: اے میرے رب! مومن بندہ تیری

... ۱. ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۲۰

اطاعت کرتا اور تیری مَعْصِیَّت (نافرمانی) سے بچتا ہے (لیکن) تو اس کے لیے دنیا تنگ فرما کر اس کو آزمائشوں میں ڈالتا ہے اور کافر تیری اطاعت نہیں کرتا بلکہ تجھ پر اور تیری مَعْصِیَّت (نافرمانی) پر جرأت کرتا ہے لیکن تو اس سے مصیبت کو دور رکھتا اور اس کے لیے دنیا کشادہ کر دیتا ہے، (آخر اس میں کیا حکمت ہے؟) اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف وحی فرمائی: بندے بھی میرے ہیں اور مصیبت بھی میرے اختیار میں ہے اور سب میری حمد کے ساتھ میری تسبیح کرتے ہیں، مومن کے ذمہ گناہ ہوتے ہیں تو میں اس سے دُنیا کو دُور کر کے اس کو آزمائش میں ڈالتا ہوں تو یہ (آزمائش و مصیبت) اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے حتیٰ کہ وہ مجھ سے ملاقات کرے گا تو میں اسے نیکیوں کا بدلہ دوں گا اور کافر کی (دنیاوی اعتبار سے) کچھ نیکیاں ہوتی ہیں تو میں اس کے لیے رزق کُشادہ کرتا اور مصیبت کو اس سے دُور رکھتا ہوں تو یوں اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں ہی دے دیتا ہوں حتیٰ کہ جب وہ مجھ سے ملاقات کرے گا تو میں اس کے گناہوں کی اس کو سزا دوں گا۔^(۱)

اسی طرح منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں کسی بندے پر رحم فرمانا چاہتا ہوں تو اس کی بُرائی کا بدلہ دنیا ہی میں دیتا ہوں، کبھی بیماری سے، کبھی گھر والوں میں مصیبت ڈال کر، کبھی تنگیِ معاش سے پھر بھی اگر کچھ بچتا ہے تو مرتے وقت اس پر سختی کرتا ہوں حتیٰ کہ جب وہ مجھ سے ملاقات کرتا ہے تو گناہوں سے

ایسا پاک ہوتا ہے جیسا کہ اس دن تھا جس دن کہ اس کی ماں نے اسے جنا تھا، اور مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں جس بندے کو عذاب دینے کا ارادہ رکھتا ہوں اس کو اس کی ہر نیکی کا بدلہ دنیا ہی میں دیتا ہوں، کبھی جسم کی صحت سے، کبھی فراخیِ رزق سے، کبھی اہل و عیال کی خوشحالی سے پھر بھی اگر کچھ رہ جاتا ہے تو مرتے وقت اس پر آسانی کر دی جاتی ہے حتیٰ کہ جب مجھ سے ملتا ہے تو اس کی نیکیوں میں سے کچھ بھی نہیں رہتا کہ وہ نارِ جہنم سے بچ سکے۔^(۱)

آسانشوں پر مت پھولو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ گاڑی، بنگلہ، دولت، صحت اور طرح طرح کی نعمتوں کی کثرت دیکھ کر پھولنا نہیں چاہئے بلکہ ڈر جانا چاہیے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ مجھے دنیا ہی میں میری اچھائیوں کا صلہ دیا جا رہا ہو اور گناہوں کے سبب آخرت میں میرے لئے دردناک عذاب تیار ہو۔ اسی طرح بیماری، غربت یا جان، مال اور اولاد پر آنے والی آفت و مصیبت پر یہ سوچ کر صبر کرنا چاہئے کہ ہو سکتا ہے یہی مصیبت آخرت کی راحت سامانی کا پیش خیمہ ہو۔ ہم مصیبتوں پر واویلا مچاتے اور آسانشوں میں یاد الہی اور فکرِ آخرت سے غافل ہو جاتے ہیں جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے رنج و غم ملنے پر صبر و شکر کرتے ہوئے راضی برضائے الہی رہتے ہیں اور اگر ان کے پاس دنیوی نعمتوں کی کثرت ہو جائے تو وہ غمگین ہو جاتے

۱... شرح الصدور، باب من دنا اجله و کیفیۃ الموت، ص ۲۸

ہیں کہ کہیں رب تعالیٰ ہم سے ناراض تو نہیں ہے۔ چنانچہ،

مصیبت پر خوش ہونے والی عورت

حضرت سیدنا ابن یسار مُسَلَّم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْمُنْعَم فرماتے ہیں: ”ایک مرتبہ میں تجارت کی غرض سے بحرین کی طرف گیا، وہاں میں نے دیکھا کہ ایک گھر کی طرف بہت سے لوگوں کا آنا جانا ہے، میں بھی اس طرف چل دیا۔ وہاں جا کر دیکھا کہ ایک عورت نہایت افسردہ اور غمگین پھٹے پرانے کپڑے پہنے مصلے پر بیٹھی ہے اور اس کے ارد گرد غلاموں اور لونڈیوں کی کثرت ہے، اس کے کئی بیٹے اور بیٹیاں ہیں، تجارت کا بہت سارا ساز و سامان اس کی ملکیت میں ہے، خریداروں کا جھوم لگا ہوا ہے، وہ عورت ہر طرح کی نعمتوں کے باوجود نہایت ہی غمگین تھی نہ کسی سے بات کرتی، نہ ہی ہنستی۔ میں وہاں سے واپس لوٹ آیا اور اپنے کاموں سے فارغ ہونے کے بعد دوبارہ اسی گھر کی طرف چل دیا۔ وہاں جا کر میں نے اس عورت کو سلام کیا۔ اس نے جواب دیا اور کہنے لگی، اگر کبھی دوبارہ یہاں آنا ہو اور کوئی کام ہو تو ہمارے پاس ضرور آنا، پھر میں واپس اپنے شہر چلا آیا۔ کچھ عرصہ بعد مجھے دوبارہ کسی کام کے لئے اسی عورت کے شہر میں جانا پڑا۔ جب میں اس کے گھر گیا تو دیکھا کہ وہاں کسی طرح کی چہل پہل نہ تھی۔ نہ تو تجارتی سامان تھا، نہ خدام و لونڈیاں نظر آرہی تھیں اور نہ ہی اس عورت کے لڑکے دکھائی دے رہے تھے، ہر طرف ویرانی چھائی ہوئی تھی۔ میں بڑا حیران ہوا اور میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے کسی کے ہنسنے اور باتیں کرنے کی آواز آنے لگی۔ جب دروازہ

کھولا گیا اور میں اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ وہی عورت اب نہایت قیمتی اور خوش رنگ لباس میں ملبوس بڑی خوش و خرم نظر آرہی تھی اور اس کے ساتھ صرف ایک عورت گھر میں موجود تھی۔ اس کے علاوہ کوئی اور نہ تھا۔ مجھے بڑا تعجب ہوا اور میں نے اس عورت سے پوچھا: جب میں پچھلی مرتبہ تمہارے پاس آیا تھا تو تم کثیر نعمتوں کے باوجود غمگین اور نہایت افسردہ تھیں لیکن اب خادموں، لونڈیوں اور دولت کی عدم موجودگی میں بھی بہت خوش اور مطمئن نظر آرہی ہو، اس میں کیا راز ہے؟۔ تو وہ عورت کہنے لگی: تم تعجب نہ کرو، بات دراصل یہ ہے کہ جب پچھلی مرتبہ تم مجھ سے ملے تو میرے پاس دنیاوی نعمتوں کی بہتات تھی، میرے پاس مال و دولت اور اولاد کی کثرت تھی، اس حالت میں مجھے یہ خوف ہوا کہ شاید! میرا رب عَزَّوَجَلَّ مجھ سے ناراض ہے، اس وجہ سے مجھے کوئی مصیبت اور غم نہیں پہنچتا ورنہ اس کے پسندیدہ بندے تو آزمائشوں اور مصیبتوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ اس وقت یہی سوچ کر میں پریشان و غمگین تھی اور میں نے اپنی حالت ایسی بنائی ہوئی تھی۔ اس کے بعد میرے مال و اولاد پر مسلسل مصیبتیں ٹوٹی رہیں، میرا سارا اثاثہ ضائع ہو گیا، میرے تمام بیٹوں اور بیٹیوں کا انتقال ہو گیا، خدام و لونڈیاں سب جاتے رہے اور میری تمام دنیاوی نعمتیں مجھ سے چھن گئیں۔ اب میں بہت خوش ہوں کہ میرا رب عَزَّوَجَلَّ مجھ سے خوش ہے اسی وجہ سے تو اس نے مجھے آزمائش میں مبتلا کیا ہے۔ پس میں اس حالت میں اپنے آپ کو بہت خوش نصیب سمجھ رہی ہوں، اسی لئے میں نے اچھا لباس پہنا ہوا ہے۔

اس کے برعکس بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جب ان پر کوئی مُصیبت یا پریشانی آتی ہے تو وہ آپے سے باہر ہو جاتے اور شکوہ شکایت پر اُتر آتے ہیں۔ حتیٰ کہ مَعَاذَ اللہ ثُمَّ مَعَاذَ اللہ، اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرتے ہیں، ایسوں کو ڈر جانا چاہئے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض کرنا کفر ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب ”کفر یہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ سے چند انتہائی اہم مدنی پھول پیش خدمت ہیں۔

سوال: اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض کرنا کیسا؟

جواب: قطعی کفر ہے اور مُعْتَرِض (یعنی اعتراض کرنے والا) کافر و مرتد ہے۔

سوال: یہ بھی وضاحت کر دیجئے کہ آخر اعتراض کرنا کیوں کفر ہے؟

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض سے بچنے کا شریعت میں حکم ہے اور ہر مسلمان کا حکم شریعت کے آگے سر تسلیم خم ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ خالق و مالک ہے، اُسی کے پیدا کردہ بندے کا اُس پر اعتراض کرنا اُس کی شدید ترین توہین ہے۔ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اگر اعتراض کی اجازت دیدی جائے تو پھر جس کی سمجھ میں جو کچھ آئے گا وہ کہتا پھرے گا کہ مثلاً اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فلاں کام کیوں کیا؟ فلاں کام کیوں نہیں کیا؟ اس کو یوں نہیں اور یوں کرنا چاہئے تھا وغیرہ وغیرہ۔ اگر عقلاً بھی دیکھا جائے تو اعتراض کرنا غلط ہی ہے کیوں کہ اعتراض اُس پر قائم ہوتا ہے جس میں کوئی خامی ہو یا جو غلطیاں یا غلط فیصلے وغیرہ کرتا ہو جبکہ ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی ذاتِ سَنُوْدَہ صفات ہر طرح کی خامی و خطا سے

پاک ہے۔ ہاں یہ بات جُدا ہے کہ ناقصُ العقل بندہ بعض باتوں کی مصلحتیں نہ سمجھ پائے۔ بہر حال مسلمان کو چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام کو مبنی بر حکمت ہی یقین کرے خواہ اس کی اپنی عقل میں آئے یا نہ آئے۔ زبان پر آنکا جُادل میں بھی اعتراض کو جگہ نہ دے۔ اِس ضمن میں فتاویٰ رضویہ شریف جلد 29 میں موجود ایک تفصیلی فتوے سے سُرخیوں اور اپنی بساط بھر تسہیل (یعنی آسانی) کے ساتھ اقتباس پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں ”اعتراض کرنا کیوں کفر ہے؟“ اس کا جواب اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بہت اچھی طرح سمجھ میں آجائے گا۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:

ستر ہزار جادوگر سجدہ میں گر گئے

”ابن جریر“ نے حضرت سَیِّدُنا اِلَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کیا کہ جب سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مولیٰ عَزَّوَجَلَّ نے رسول کر کے فرعون کی طرف بھیجا، موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلَام چلے تو ند ا ہوئی: اے موسیٰ! فرعون ایمان نہ لائے گا۔ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلَام نے دل میں کہا: پھر میرے جانے سے کیا فائدہ ہے؟ اس پر بارہ علمائے ملائکہ عظام عَلَیْہِمُ الصَّلَام نے کہا: اے موسیٰ! آپ کو جہاں کا حکم ہے جاییں، یہ وہ راز ہے کہ باوصف کوشش (یعنی کوشش کے باوجود) آج تک ہم پر بھی نہ کھلا۔

اور آخر نَفْعِ بَعَثَتْ (رسول کے بھیجنے کا فائدہ) سب نے دیکھ لیا کہ دشمنانِ خدا ہلاک ہوئے، دوستانِ خدا نے ان کی (یعنی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلَام کی) غلامی اختیار کر کے عذاب

سے نجات پائی۔ ایک جلسے میں ستر ہزار ساحر سجدہ میں گر گئے اور ایک زبان بولے:

اَمَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ مُوسَىٰ
وَهَارُونَ ﴿۱۲۲﴾ (پ، ۹، الاعراف: ۱۲۱، ۱۲۲) کے رب پر جو رب ہے موسیٰ اور ہارون کا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! انبیائے کرام عَلَیْهِمُ السَّلَامُ معصوم ہوتے ہیں وہ ہر گز اللہ عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض نہیں کرتے۔ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے دل میں خیال آنا مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بر بنائے اعتراض (اعتراض کی بناء پر) نہیں حکمت پر غور کرتے ہوئے تھا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو حکمت کانوں سے سنانے بتانے کے بجائے آنکھوں سے دکھانے کی ترکیب فرمائی گئی اور وہ یہ کہ فرعون چونکہ شقی اَزَلّیٰ (ہمیشہ کے لیے بد بخت) تھا اس لئے ایمان نہ لایا مگر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے اُس اَزَلّیٰ کافر کے پاس نیکی کی دعوت دینے کا ثواب کمانے کے لئے تشریف لے جانے کی بَرَکت سے 70 ہزار جادو گر ایمان لے آئے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولینا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن مزید فرماتے ہیں: مولیٰ عَزَّوَجَلَّ قادر تھا اور ہے کہ بے کسی نبی (اور آسمانی) کتاب کے تمام جہان کو ایک آن میں ہدایت (عنایت) فرمادے۔

وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمُ عَلَى الْهُدٰى
فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰہِلِیْنَ ﴿۱۲۵﴾ ہدایت پر اکٹھا کر دیتا تو اے سننے والے تو ہر گز

(پ، ۷، الانعام: ۳۵) نادان نہ بن۔

اللہ چاہتا تو کسی کو بھوک ہی نہ لگتی

مگر اس نے دنیا کو عالم اسباب بنایا اور ہر نعمت میں اپنی حکمتِ بالغہ کے مطابق مختلف حصّہ رکھا ہے۔ وہ چاہتا تو انسان وغیرہ جانداروں کو بھوک ہی نہ لگتی، یا بھوکے ہوتے تو کسی کا صرف نام پاک لینے سے، کسی کا ہوا سونگھنے سے پیٹ بھرتا۔ زمین جو تنے (یعنی ہل چلانے) سے روٹی پکانے تک جو سخت مشقتیں پڑتی ہیں کسی کو نہ ہوتیں۔ مگر اُس نے یونہی چاہا اور اس میں بھی بے شمار اختلاف (فرق) رکھا۔ کسی کو اتنا دیا کہ لاکھوں پیٹ اس کے در سے پلتے ہیں اور کسی پر اس کے اہل و عیال کے ساتھ تین تین فاقے گزرتے ہیں۔ غرض ہر چیز میں

أَهُمْ يَقْسُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۖ تَرْجُوْهُ كُنُوْا اِيَّانَ : کیا تمہارے رب کی رحمت
نَحْنُ قَسَمًا بِيَوْمِهِمْ مَّعِيْشَتُهُمْ فِي ۖ وہ بانٹتے ہیں ہم نے ان میں ان کی زیست (زندگی
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (پ ۲۵، زخوت: ۳۲) گزارنے) کا سامان دنیا کی زندگی میں بانٹا۔

کی نیرنگیاں ہیں۔ (مگر) احمق بد عقل یا اُٹھل بد دین (یعنی سخت جاہل گمراہ) وہ اس کی ناموس (بارگاہِ عظمت) میں چُون وچر کرے کہ ”یوں کیوں کیا، یوں کیوں نہ کیا؟“ سنتا ہے!

اس کی شان ہے: يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ ﴿۲۷﴾ (پ ۱۳، ابراہیم: ۲۷)

تَرْجُوْهُ كُنُوْا اِيَّانَ : اللہ جو چاہے کرے

اس کی شان ہے: اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ﴿۱﴾ (پ ۶، المائدہ: ۱)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ حکم فرماتا ہے جو چاہے۔

اس کی شان ہے: لَا يَسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ ﴿۷۲﴾ (پہلے، الانبیاء: ۲۳)

ترجمہ کنزالایمان: اس سے نہیں پوچھا جاتا جو وہ کرے اور ان سب سے سوال ہو گا۔

ہزاروں اینٹوں کی تقسیم کی بہترین مثال

زید نے روپے کی ہزار اینٹیں خریدیں، پانسو (500) مسجد میں لگائیں، پانسو پاخانہ کی زمین اور قد مچوں (یعنی w.c یا کھڈی کے پائے جس پر پاؤں رکھ کر قضاے حاجت کے لئے بیٹھتے ہیں) میں۔ کیا اس سے کوئی الجھ سکتا ہے کہ ایک ہاتھ کی بنائی ہوئی، ایک مٹی سے بنی ہوئی، ایک آوے (بھٹی) سے پکی ہوئی، ایک روپے کی مولیٰ (خریدی) ہوئی ہزار اینٹیں تھیں، اُن پانسو میں کیا خوبی تھی کہ مسجد میں صرف (استعمال) کیں؟ اور ان میں کیا عیب تھا کہ جائے نجاست (نجاست خانے) میں رکھیں۔ اگر کوئی احمق اس (اپنے پلے سے اینٹیں خرید کر لگانے والے) سے پوچھے تو وہ یہی کہے گا کہ میری ملک تھیں میں نے جو چاہا کیا۔

بادشاہ سے الجھنے والے فقیر کو کوئی عقلمند نہیں کہتا

جب مجازی (غیر حقیقی) جھوٹی ملک کا یہ حال ہے تو حقیقی سچی ملک کا کیا پوچھنا! ہمارا اور ہماری جان و مال اور تمام جہاں کا وہ ایک اکیلا پاک نرالا سچا ملک ہے۔ اس کے کام، اس کے احکام میں کسی کو مجالِ دمِ زدن (دم مارنے کی جرأت) کیا معنی! کیا کوئی اس کا ہمسر (ہم پلہ) یا اس پر افسر ہے جو اس سے ”کیوں اور کیا“ کہے! مالک علی الاطلاق (یعنی مالک)

مطلق، ہر کام کا مالک و مختار) ہے، بے اشتراک (یعنی شرکت سے پاک) ہے، جو چاہا کیا اور جو چاہے کرے گا۔ ذلیل فقیر، بے حیثیت حقیر اگر بادشاہِ جبار سے اُلجھے تو اس کا سر کھجایا ہے، شامت نے گھیرا ہے۔ اس بادشاہ سے اُلجھنے والے سے ہر عاقل (یعنی عقلمند) یہی کہے گا: اُبد عقل بے ادب! اپنی حد پر رہ۔ جب یقیناً معلوم ہے کہ بادشاہِ کمالِ عادل اور جمیع کمالِ صفات میں یکتا و کامل ہے تو تجھے اس کے احکام میں دَخل دینے کی کیا مجال۔^(۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی فی زمانہ ایمان کی حفاظت کا ذہن کافی کم ہو گیا ہے، زبانیں بے لگام ہو چکی ہیں، اکثریت کا حال یہ ہے کہ بس جو منہ میں آتا ہے بکے چلے جاتے ہیں اور ربِ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے کے بجائے بے جا اعتراضات کرتے نظر آتے ہیں جس کے سبب اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں آئیے ایمان کی حفاظت کے پیشِ نظر مصیبت کے موقع پر بولے جانے والے کفریہ جملوں کی چند مثالیں ملاحظہ کیجئے اور ان سے بچنے کا ذہن بنا لیجئے۔

مصیبت کے موقع پر بولے جانے والے کفریات کی مثالیں

1. جس شخص نے مصیبتیں پہنچنے پر کہا: اے اللہ! تو نے مال لے لیا اُٹلاں چیز لے لی اب کیا کرے گا؟ اب کیا چاہتا ہے؟ یا اب کیا باقی رہ گیا؟ یہ قول کفر ہے۔
2. کسی مسکین نے اپنی محتاجی دیکھ کر یہ کہا: اے خدا! اُٹلاں بھی تیرا بندہ ہے اسے تو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قدر رنج و تکلیف

۱... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۴۱ تا ۱۵۲

دیتا ہے آخر یہ کیا انصاف ہے؟ ایسا کہنا کفر ہے۔

3. آپ کے اللہ نے اس ظالم شخص کو کچھ نہ دکھایا، یہ کلمہ کفر ہے۔

4. اگر کسی نے بیماری، بے روزگاری، غربت یا کسی مُصِیبت کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ

پر اعتراض کرتے ہوئے کہا: اے میرے رب! تو مجھ پر کیوں ظلم کرتا ہے؟

حالانکہ میں نے تو کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ تو وہ کافر ہے۔

5. اللہ نے ہمیشہ بُرے لوگوں کا ساتھ دیا ہے۔ یہ کلمہ کفر ہے۔

6. اللہ نے مجبوروں کو اور پریشان کیا ہے۔ یہ کلمہ کفر ہے۔^(۱)

مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کے جذبے کے پیشِ نظر شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس نازک موضوع پر قلم اٹھایا اور محنتِ شاقہ کے بعد کثیر کتابوں کے مواد کو پیشِ نظر رکھ کر اپنی عادتِ مبارکہ کے مطابق نہایت آسان الفاظ و انداز میں ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ کے نام سے ایک بے نظیر کتاب تالیف فرمائی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و کَرَم سے اس کتاب کو امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس قدر جانفشانی (جان توڑ محنت) اور احتیاط کے ساتھ تحریر فرمایا ہے کہ بلا مُبالغہ اُردو زبان میں کفریہ کلمات کی نشاندہی کے بارے میں اس سے زیادہ جامع، مفید اور اہم کتاب آج تک دیکھنے میں نہیں آئی لہذا ضرورت اس بات

1... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۷۹

کی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اسلامی بھائی بار بار اس کتاب کا بغور مطالعہ کرتا رہے اور اس میں بیان کردہ احکامات کی روشنی میں زبان کو نہ صرف گفیریہ بلکہ فُضُول باتوں سے بھی بچائے اور زیادہ سے زیادہ ذکر و زُود میں مگن رہنے کی عادت بنائے۔

تسلی بھرا مکتوب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دس مُحَرَّمُ الْحَرَامِ ۱۴۳۱ھ کو باب المدینہ (کراچی) کے ایک انتہائی اہم اور کاروباری مرکز میں آتشزدگی کے دل خراش حادثے میں کئی لوگوں کے مال و اسبابِ جل کر خاکستر ہو گئے اور وہ بے چارے بڑی مصیبت و آزمائش میں مبتلا ہو گئے، شیخ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ان کی تسلی اور دلجوئی کیلئے مصیبت پر صبر کے حوالے سے نصیحتوں اور نیکی کی دعوت پر مُشْتَمِل ایک مکتوب روانہ کیا۔ آئیے امیرِ اہلسُنَّت کا وہ مکتوب ملاحظہ کیجئے اس کی برکت سے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہمیں بھی مصیبتوں پر صبر کرنے کے حوالے سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملے گا نیز یہ بھی معلوم ہو گا کہ دل جوئی کیسے کی جاتی۔ چنانچہ شیخ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سب مدینہ محمد الیاس قادری رضوی غنی عنہ کی جانب سے تمام مُصِیْبَتِ زَوَکَانَ وَلَوْ اَحْقِنِ شَہْدَاۓ یَوْمِ عَاشُوْرَہ کی خدمت میں مُحَرَّمُ الْحَرَام کی پُر سوز فضاؤں کو چومنا ہوا سلام،

اَلْسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَال

گھر لٹانا جان دینا کوئی تجھ سے سیکھ جائے
جانِ عالم ہو فدا اے خاندانِ اہل بیت

اب کی بار یومِ عاشورہ ۱۴۳۱ھ سنِ ہجری آپ کے لیے سخت امتحان کا سامان لایا،
بابُ المدینہ (کراچی) کی بارونق شاہراہ یعنی محمد علی جناح روڈ کا ایک زور دار دھماکے
سے گونج اٹھا، ہر طرف انسانی اعضاء بکھر گئے، لاشوں کے انبار لگ گئے، زخمیوں کی چیخ
و پکار سے فضا کا سینہ لرز اٹھا، صد کروڑ افسوس! خدا سے ڈرنے اور اس سانحہِ جانکاہ سے
عبرت پکڑنے کے بجائے ہمارے یہاں کے بعض مجرمانہ ذہنیت کے حامل درندہ صفت
انسان مزید وحشت و بربریت پر اتر آئے اور حسبِ روایاتِ سابقہ آتش و خون سے
کھینے میں مشغول ہوئے لوٹ مار مچائی، جہاں جہاں بن پڑا آگ لگائی، بے شمار دکانیں
شعلوں کی لپیٹ میں آ گئیں، کئی عمارتیں ڈھے پڑیں اور ظالموں نے آن کی آن میں
ارہوں روپوں کی مالیت کے اسباب کو راکھ کا ڈھیر بنا دیا، نہ جانے کتنے ہی مظلوم مسلمان
گھر سے بے گھر ہو گئے، بے شمار غریب ملازمین بے روزگار ہو گئے، نہ جانے کتنے ہی
ستم زدوں کی زندگی بھر کی پونجی آتش زدگی کی نذر ہو گئی، انہی مظلوموں میں سے
ایک آپ بھی ہیں آپ جناب کو بھی خاصا خسارہ بھگتنا پڑا، سخت صدمے پہنچے، دل
خون رویا، گھر میں بھی ہر طرف صف ماتم بچھ گئی اور کنبے کا بچہ بچہ رنجیدہ ہو گیا بس صبر،
صبر اور صبر کیجئے، خوا مخواہ کی قیاس آرائیاں اور گلے شکوے کرنے کے بجائے مُسلم
شریف کی حدیث پاک کی تعلیم کے مطابق دامنِ صبر تھام کر کہئے: قَدَّرَ اللہُ وَمَا شَاءَ

فَعَلَ یعنی اللہ تعالیٰ نے یہی مقدر کیا تھا اور اس نے جو چاہا کیا۔^(۱)

دعا ہے خدائے بے نیاز و کار ساز عَزَّوَجَلَّ آپ پر اور آپ کے اہل خاندان پر رحم فرمائے، نقصان کا نعم البدل نصیب کرے، پہلے سے بہتر روزگار عنایت فرمائے، آپ کے خزاں رسیدہ چمن کو باغ و بہار بنائے، دنیا و آخرت کی بھلائیاں دے، میری آپ کی اور ساری اُمت کی مغفرت فرمائے۔

امین بجاۃ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اس کے بعد شیخ طریقت، امیر اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہ نے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ 743 صفحات پر مشتمل کتاب ”جنت میں لے جانے والے اعمال“ سے مصیبت پر صبر کے فضائل سے مُتَعَلِّق ”امام حسین“ کے آٹھ حروف کی نسبت سے آٹھ فرامینِ مُصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شاملِ مکتوب فرمائے ہیں، ان میں سے چند فرامینِ ملاحظہ کیجئے۔

1. حضرت سَیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سیدہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مومن کی مثال کھیتی کی طرح ہے۔ اسے ہوائیں ہلاتی رہتی ہیں اور مومن آفات میں مبتلا رہتا ہے اور مُنافِق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے جو کاٹنے تک بالکل نہیں ہلتا۔^(۲)

2. حضرت سَیدنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی

1... مسلم، کتاب القدر، باب فی الامر بالقوۃ وترك العجز... الخ، ص ۱۴۳۲، حدیث: ۲۶۶۲

2... مسند امام احمد، مسند ابی ہریرہ، ۵/۱۲۶/۳، حدیث: ۷۸۱۹

مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مصیبت اپنے صاحب (یعنی مصیبت زدہ) کا چہرہ اس دن چمکائے گی جس دن چہرے سیاہ ہوں گے۔^(۱)

3. حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ سید عالم، نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہر نہ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرمادے۔^(۲)

4. حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک درخت کے پاس تشریف لائے اور اسے ہلایا یہاں تک کہ اس کے پتے گرنے لگے جس قدر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا پھر فرمایا: تکلیفیں اور مصیبتیں میرے اس درخت کے پتوں کو گرانے سے بھی تیزی سے آدمی کے گناہوں کو گرا دیتی ہیں۔^(۳)

برائے کرم دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کی بہتری کے لیے بھی جدوجہد فرماتے رہیے، نماز باجماعت کی پابندی کیجئے فرض ہونے کی صورت میں زکوٰۃ ادا کرتے رہیے، زکوٰۃ نہ دینے سے دنیا میں بھی نقصان ہوتا ہے جیسا کہ طبرانی کی حدیث پاک میں ہے: خشکی و تری میں جو مال تَلَف یعنی برباد اور ضائع ہوتا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے تَلَف ہوتا ہے۔^(۴)

1... معجم الاوسط، ۳/۲۹۰، حدیث: ۴۶۲۲

2... مجمع الزوائد، کتاب الزہد، باب فیمن صبر... الخ، ۱۰/۴۵۰، حدیث: ۱۷۸۷۲

3... مسند ابی یعلیٰ، مسند انس بن مالک، ۳/۴۵۳، حدیث: ۴۲۸۳

4... الترغیب والترہیب، کتاب الصدقات، الترہیب من منع الزکوٰۃ... الخ، ۱/۳۶۷، حدیث: ۱۱۴۶

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وارا اجتماع میں تشریف لاتے رہیے ہر ماہ سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کی ترکیب رکھئے مدنی چینل کے ذریعے علمِ دین حاصل کرتے رہیے کہ اس کی برکت سے گناہوں سے نفرت اور عبادت کی طرف رغبت ملے گی۔

وَالسَّلَامُ مَعَ الْاَكْرَامِ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ امیرِ اہلسنت دامت بركاتہم انعالیہ کا تحریر کردہ یہ مختصر سا مکتوب مُصیبت زدہ کے لئے کس قدر تسلی آمیز اور صبر کر کے اجر کمانے پر ابھارنے والا ہے۔ ہمیں بھی اسے وقتاً فوقتاً پڑھتے رہنا چاہئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے مُصیبتوں اور پریشانیوں پر صبر کرنے کا ذہن بنتا رہے گا نیز پریشان حال اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ مُصیبتوں پر صبر کی عادت بنانے، توکل و قناعت کا ذہن پانے، ایمان کی حفاظت کی کڑھن بڑھانے، دل میں خوفِ خدا جگانے، عشقِ مصطفیٰ کی شمع جلاتے، نیکیاں کرنے اور گناہوں کی عادت مٹانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سنتوں کی تربیت کیلئے عاشقانِ رسول کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر اختیار کر کے خوب خوب دعائیں بھی کریں اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے مشکلات سے نجات نصیب ہوگی۔

مصیبت کا خاتمہ

عرب امارات میں مقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں ایک کمپنی

میں ملازم تھا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے اچھی گزر بسر ہو رہی تھی کہ اچانک کچھ ایسے مسائل کا سامنا کرنا پڑا کہ کمپنی کو دن بدن خسارہ ہونے لگا اور کمپنی بند ہو گئی اور میں بے روزگار ہو گیا، جگہ جگہ ملازمت کی تلاش میں مارا مارا پھر تارہا کئی کمپنیوں میں درخواست بھی دی لیکن نوکری نہ مل سکی، میں روز بروز قرض کے بوجھ تلے دبنا چلا جا رہا تھا اسی لئے اپنے وطن پاکستان واپسی کا ارادہ کر لیا، روانگی سے چند دن پہلے ایک مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی سے ملاقات کا اتفاق ہوا، میں نے انہیں اپنے مُتَعَلِّق بتایا تو انہوں نے غمخواری و خیر خواہی کے جذبے کے تحت انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے تین دن کے مدنی قافلہ میں سفر کرنے اور راہِ خدا میں اپنی پریشانی کے حل کے لئے دعا کرنے کی ترغیب دلائی۔ چنانچہ میں نے مدنی قافلے میں سفر کی نیت کر لی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس نیت کی ہاتھوں ہاتھ برکت ظاہر ہوئی اور میری مصیبت کا خاتمہ ہو گیا ہوا یوں کہ اگلے ہی دن ایک کمپنی کی طرف سے مجھے مکتوب (Letter) موصول ہوا کہ آپ کل سے ہی ہماری کمپنی میں نوکری اختیار کر لیجئے۔ اس بات سے ایک طرف تو مجھے بے انتہا خوشی ہوئی اور دوسری طرف یہ تشویش بھی ہونے لگی کہ کل ہی سے کام پر بلوایا گیا ہے حالانکہ میں تو مدنی قافلے میں سفر کی نیت کر چکا ہوں، مجھے یہ گوارا نہ ہوا کہ جس مدنی قافلے میں سفر کی نیت سے مجھے نوکری ملی اس کو نظر انداز کر دوں چنانچہ میں نے کمپنی کے مالک سے کہا کہ میں فُلاں دن مدنی قافلے سے واپس آنے کے بعد ہی ملازمت کا آغاز کر سکتا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے میری درخواست

منظور کر لی اور میں مدنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں بہت کچھ سیکھنے کو ملا اور میری زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا، سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج اور چہرے پر داڑھی سجانے کے علاوہ پابندی کے ساتھ سنت کے مطابق سفید لباس پہننے کی نیت بھی کر لی۔

آئیے ہم سب نیت کریں کہ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر 30 دن میں کم از کم 3 دن ہر 12 ماہ میں 30 دن اور عمر بھر میں کم از کم ایک بار یکمشت 12 ماہ مدنی قافلے میں سفر کریں گے۔ روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر ماہ اپنے علاقے کے دعوتِ اسلامی کے ذمہ دار کو جمع کروائیں گے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کرنے کی برکت سے ہمیں صبر کی نعمت نصیب ہوگی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

امین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ساخت و مراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
1	فقرآن پاک	کلام باری تعالیٰ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۲ھ
2	کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۲ھ
3	خزائن العرفان	صدا الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ
4	صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ

5	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری، متوفی ۲۶۱ھ	دارالین حرم ۱۴۱۹ھ
6	سنن ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی متوفی ۲۴۳ھ	دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۳۱ھ
7	سنن الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
8	المستند	امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
9	مصنف عبد الرزاق	امام ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
10	کنز العمال	علامہ علی حقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
11	المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ
12	مجمع الزوائد	الحافظ نور الدین علی بن ابوبکر الہیثمی متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
13	مسند ابی یعلیٰ	شیخ الاسلام ابو یعلیٰ احمد بن علی بن ثنی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
14	التغییب والتروہیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
15	عمدة القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
16	المواہب اللدنیہ	شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی متوفی ۹۲۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۶ھ
17	شرح المواہب	محمد زرقانی بن عبد الباقی بن یوسف، متوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
18	کتاب الکبائر	امام محمد بن احمد بن عثمان الذہبی متوفی ۷۴۸ھ	اشاعت اسلام کتب خانہ پشاور
19	احیاء علوم الدین	حجت الاسلام ابو حامد امام محمد غزالی متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۲۰۰۰
20	شرح الصدور	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی متوفی ۹۱۱ھ	مرکز البست برکات رضا بند ۱۴۲۳ھ
21	فتاویٰ رضویہ	امام البست احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
22	عجائب القرآن مع غرائب القرآن	مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی متوفی ۱۳۰۶ھ	مکتبہ المدینہ
23	ملفوظات اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان قادری متوفی	مکتبہ المدینہ کراچی
24	کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	شیخ طریقت شیخ طریقت، امیر البست دامت برکاتہم اعلیٰ	مکتبہ المدینہ کراچی

فہرست

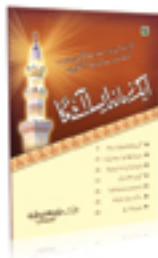
صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
17	صبرِ ابتدائے صدمہ پر ہے	1	دُروِ شریف کی فضیلت
19	صبر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے ہے	1	حکمت بھری تحریر
19	نافرمانوں کی خوشحالی میں حکمت	3	ایمان کا لباس
21	آسانشوں پر مت پھولو	4	مصائب میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حکمتیں
22	مصیبت پر خوش ہونے والی عورت	5	مصائب ترقی درجہ کا ذریعہ ہیں
25	ستر ہزار جادوگر سجدے میں گر گئے	6	مصیبتوں سے گناہ جھڑتے ہیں
27	اللہ چاہتا تو کسی کو بھوک ہی نہ لگتی	8	مصیبتوں کا سبب ہمارے کرتوت ہیں
28	ہزاروں اینٹوں کی تقسیم کی مثال	9	آخرت کی مصیبت برداشت نہ ہوگی
28	بادشاہ سے الجھنے والا عقلمند نہیں کہلاتا	9	کربلا والوں سے بڑھ کر مصیبت زدہ کون؟
29	وقتِ مصیبت بولے جانیا لے کفریات	10	حضرت ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کا صبر
31	تسلی بھرا مکتوب	11	حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا صبر
35	مصیبت کا خاتمہ	12	حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کا صبر
37	ماخذ و مراجع	12	سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا صبر
		15	صبر کے مواقع

سُنّت کی جہاریں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِهِٖ وَسَلَّم

ماحول میں بکثرت منتیں بھیجی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر شعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کیلئے انجھی انجھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مذ فی التجا ہے۔ عاجزان رسول کے مذ فی قلوبوں میں بہتیت ثواب سنتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مذ فی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مذ فی ماہ کے اچھائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو بتیج کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِن شَآءَ اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پاہر سنت بنے گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گونے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا بیڑ جن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِن شَآءَ اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مذ فی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مذ فی قلوبوں“ میں سفر کرتا ہے۔ اِن شَآءَ اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



ISBN 978-969-631-322-9



0125071



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net